صلوٰۃ التسبیح

نماز تسبیح کے بارے میں عام طور پر دو انتہائی رویے پائے جاتے ہیں ایک گروہ کی رائے ہے کہ اس کی کوئی اصلیت نہیں ہے بلکہ یہ سراسر بدعت ہے۔ جبکہ دوسرے گروہ کے لوگ فرض نماز میں کوتاہی کرتے ہیں لیکن صلوٰۃ التسبیح ضرور پڑھتے ہیں۔ اوراسے رمضان کی لازمی عبادت جانتے ہوئے اس مبارک مہینے میں اجتماعی طور پر پڑھتے ہیں۔

عوام الناس کے اس ذوق وشوق کو دیکھتے ہوئے الھدٰی کی طرف سے اس نماز کے پڑھانے کا اہتمام کیا جاتا رہا۔ جس پر بعض حلقوں کی طرف سے اعتراضات اُٹھائے گئے۔ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس بارے میں صحیح نقطہ نظر کی وضاحت کی جائے اور معتدل رویہ اختیار کیا جائے۔

صلوٰۃ التسبیح ایک نفل نماز ہے جس کا ثبوت بہت سی کتب احادیث مثلاً ابوداؤد، ابن ماجہ، البیھقی فی دعوۃ الکبیر وروی الترمذی عن ابی رافع نحوہ کی حدیث سے ملتا ہے جو حافظ ابن حجر کے نزدیک حسن کے درجہ پر ہے، شیخ ناصرالدین البانی نے اسے اپنی کتاب صحیح ترغیب وترہیب میں صحیح لغیرہ کہا ہے۔ امام حاکم اور حافظ ذہبی نے بوجہ کثرت اسناد اس کی تقویت کی طرف اشارہ کیا ہے، علامہ مبارک پوری اور شیخ احمد شاکر نے بھی اسے حسن کہا ہے۔ جبکہ خطیب بغدادی، امام نووی اور ابن صلاح نے اسے صحیح کہا ہے۔ لہٰذا اس عبادت کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔

عن ابن عباس ان نبی ﷺ قال للعباس بن مطلب یا عباس یا عماہ الا اعطیك الا امنحك الا اخبرك الا افعل بك عشر خصال اذا انت فعلت ذلك غفرالله لك ذنبك اوله و اخره قدیمه و حدیثه خطاه و عمده صغیره و کبیره سره وعلانیته ان تصلی اربع رکعات تقرا فی کل رکعة فاتحة الکتاب و سورةفاذا فرغت من القراة فی اول رکعةو انت قائم قلتَ سُبۡحَانَ اللّٰهِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکۡبَرُ خمس عشرة مرة ثم ترکع فتقولها و انت راکع عشرا ثم ترکع راسك من الرکوع فتقولها عشرا ثم تهوی ساجدا فتقولها و انت ساجد عشرا ثم ترفع راسك فتقولها عشرافذلك خمس و سبعون فی کل رکعه تفعل ذلك فی اربع رکعات ان استطعت ان تصلیها فی کل یوم مرة فافعل فان لم تفعل ففی الجمعة مرة فان لم تفعل ففی کل شهرة مرة فان لم تفعل ففی کل سنة مرة فان لم تفعل ففی عمرك مرة [رواہ ابو داود،ابن ماجه، البیهقی فی دعوةالکبیر و روی الترمذی عن ابی رافع نحوه، باب صلوة التسبیح ،فصل دوم،مشکوٰة،ج:۱] "

ابنِ عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا، اے عباسؓ، اے میرے چچا! کیا نہ دوں میں تم کو، کیا نہ بتاؤں میں تم

کوایسی دس خصلتیں کہ اگر تم ان پر عمل کرو تو خداوند تعالیٰ تمہارے تمام اگلے پچھلے، پرانے اور نئے، قصداً اور سہواً، چھوٹے اور بڑے، مخفی اور ظاہر گناہوں کو بخش دے۔ تم چار رکعت نماز پڑھو ہر رکعت میں ایک بار الحمد اور ایک سورت پڑھو، جب قراءت سے فارغ ہو چکو تو کھڑے کھڑے پندرہ مرتبہ کہو سُبحَانَ اللّٰهِ وَالحَمدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکبَرُ، پھر رکوع کرو اور رکوع کے اندر بھی دس مرتبہ ان کلموں کو کہو، پھر رکوع سے سر اٹھاؤ اور دس مرتبہ ان کلموں کو کہو، پھر سجدہ کرو اور سبحان ربی الاعلیٰ کے بعد دس مرتبہ ان کلموں کو کہو، یہ سب ہر رکعت میں پچھتر مرتبہ ہوا۔ چاروں رکعتوں میں اسی طرح کرو۔ اور تمہاری قدرت اور امکان میں ہو تو روزانہ ایک مرتبہ یہ نماز پڑھو اور ممکن نہ ہو تو پھر ہر جمعہ کے دن پڑھو، یہ بھی ممکن نہ ہو تو مہینہ میں ایک بار، یہ بھی ممکن نہ ہو تو سال میں ایک بار اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو ساری عمر میں ایک مرتبہ پڑھو"

باجماعت نفل نماز

بعض لوگ اس نماز کو باجماعت ادا کرتے ہیں اس پر بھی اعتراض کیا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں یہ یاد رہے کہ، یہ نفل نماز ہے اور نفل نماز باجماعت ادا کرنے کا ثبوت مندرجہ ذیل حدیث سے ملتا ہے۔

عَنْ عِتبَانِ بنِ مالك اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ فِی مَنزِلِهِ فَقَالَ: اَینَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّیَ لَكَ مِن بَيتِكَ ؟ قَالَ:فَاءشَرتُ لَهُ اِلَى مَكَانٍ، فَكَبَّرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفنَا خَلفَهُ،فَصَلَّى رَكعَتَينِ [كتاب الصلوة، ح:٤١٦ بخاری، ج:١]

عتبانؓ بن مالک (جو نابینا تھے) سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ان کے مکان پر تشریف لائے اور فرمایا: تو کہاں چاہتا ہے کہ میں نماز پڑھوں؟ عتبانؓ نے کہا میں نے آپ ﷺ کو ایک جگہ بتلا دی، آپ ﷺ نے اللہ اکبر کہا اور ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے صف باندھی آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں۔

اب اگر اس حدیث کو مدنظر رکھتے ہوئے کوئی شخص اس نماز کو باجماعت بھی پڑھتا ہے تو اس پر اعتراض نہ کیا جائے کیونکہ نفل نماز جماعت سے پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے۔ لیکن، نفل عبادات کا تنہائی میں کرنا زیادہ بہتر ہے کہ یہ ریا سے دور ہے۔

اور چونکہ رسول اللہ ﷺ نے بھی عباسؓ کو انفرادی عمل کے طور پر سکھائی اس لئے زیادہ محتاط اور مناسب یہی ہے کہ اس نماز کو تنہا ادا کیا جائے اور اجتماعی طور پر ادا کرنے کے لئے دعوت دینے سے گریز کیا جائے۔